شبِ معراج کے حوالے سے اُٹھائے جانے والے سوالات کا علمی و مدلل جواب

# مُنَبِّہُ الْمُنْیَۃِ

# بِوُصُوْلِ الْحَبِیْبِ اِلَی الْعَرْشِ وَ الرُّؤْیَۃِ

## (المعروف بہ ”دیدارِ الٰہی“)

WWW.NAFSEISLAM.COM

از

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت

الشاہ احمد رضا خاں علیہ رحمۃ والرضوان

پیشکش

## مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ شبِ معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب کو دیکھنا کس حدیث سے ثابت ہے۔ بینوا توجروا۔

## الجواب

الاحادیث المرفوعہ: امام احمد اپنی مسند میں حضرت عبد اللہ بن عباس سے راوی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی عزوجل۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے اپنے ربّ عزوجل کو دیکھا۔ امام علامہ جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ اور علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں، یہ حدیث بہ سند صحیح ہے۔

ابنِ عساکر حضرت جابر بن عبد اللہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لان اللہ اعطٰی موسی الکلام واعطانی الرویۃ لوجھہ وفضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو دولتِ کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا مجھ کو شفاعتِ کبریٰ وحوضِ کوثر سے فضیلت بخشی۔

وہی محدث حضرت عبد اللہ بن مسعود سے راوی، قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی ربی لخلت ابراھیم خلتی وکلمت موسی تکلیما واعطیتك یامحمد کفاحا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، مجھے میرے رب عزوجل نے فرمایا، میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسیٰ سے کلام فرمایا اور تمہیں، اے محمد! مواجہ بخشا کہ بے پردہ وحجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔ فی مجمع البحار کفاحا اے مواجھۃ لیس بینھما حجاب ولا رسول۔

ابن مردویہ حضرت اسما بنت ابی بکر صدیق سے راوی، سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصف سدرة المنتهٰی (وذکر الحدیث الی ان قالت) فقلت یا رسول الله ما رأیت عندها قال رأیت عندها یعنی ربه۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہٰی کا وصف بیان فرماتے تھے۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ حضور نے اُس کے پاس کیا دیکھا۔ فرمایا، مجھے اُس کے پاس دیدار ہوا۔

آثار الصحابہ ترمذی شریف میں حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی، اما نحن بنو هاشم فنقول ان محمدا رای ربه مرتین۔ ہم بنی ہاشم اہل بیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دوبار دیکھا۔

ابنِ اسحٰق عبد اللہ بن ابی سلمہ سے راوی، ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس یسأله هل رای محمد صلی الله علیه وسلم ربه فقال نعم۔ یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عباس سے دریافت کرا بھیجا، کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ اُنہوں نے جواب دیا، ہاں۔

جامع ترمذی و معجم طبرانی میں عکرمہ سے مروی۔ اللفظ للطبرانی عن ابن عباس قال نظر محمد الی ربه قال عکرمة فقلت له نظر محمد الی ربه قال نعم جعل الکلام لموسی والخلة لابرهیم والنظر لمحمد (زاد الترمذی) فقد رای ربه مرتین یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس نے فرمایا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ، اُن کے شاگرد، کہتے ہیں، میں نے عرض کی، کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا، ہاں، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے لیے کلام رکھا اور ابراہیم کے لیے دوستی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دیدار اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دوبار دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے۔

امام نسائی اور امام ابن خزیمہ وحاکم و بیہقی کی روایت میں ہے: واللفظ للبیهقی اتعجبون ان تکون الخلة لابرهیم والکلام موسی والرویة لمحمد صلی الله علیه وسلم۔ کیا ابراہیم کے لیے دوستی اور موسیٰ کے لیے کلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ اچنبا ہے۔ حاکم نے کہا، یہ حدیث صحیح ہے۔ امام قسطلانی وزرقانی نے فرمایا، اس کی سند جید ہے۔

طبرانی معجم اوسط میں راوی، عن عبد اللہ بن عباس انہ کان یقول ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ مرتین مرۃ ببصرہ ومرۃ بفوادہ۔ یعنی حضرت ابنِ عباس فرمایا کرتے، بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار اپنے رب کو دیکھا، ایک بار اس آنکھ سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔ امام سیوطی وامام قسطلانی وعلامہ شامی وعلامہ زرقانی فرماتے ہیں، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

امام الائمہ ابن خزیمہ وامام بزار حضرت انس بن مالک سے راوی، ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ عزوجل۔ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔ امام احمد قسطلانی وعبد الباقی زرقانی فرماتے ہیں، اس کی سند قوی ہے۔

محمد بن اسحٰق کی حدیث میں ہے، ان مروان سأل اباھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ھل رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقال نعم۔ یعنی مروان نے حضرت ابوہریرہ سے پوچھا، کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا، فرمایا، ہاں۔

اخبار التابعین مصنف عبد الرزاق میں ہے، عن معمر عن الحسن البصری انہ کان یحلف باللہ لقد رای محمد۔ یعنی امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قسم کھا کر فرمایا کرتے، بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کو دیکھا۔

اِسی طرح امام ابن خزیمہ حضرت عروہ بن زبیر سے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور صدیق اکبر کے نواسے ہیں راوی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ معراج دیدارِ الٰہی ہونا مانتے۔ وانہ کان یشتد علیہ انکارھا (اور اُن پر اس کا انکار سخت گراں گزرتا) اھ ملتقطاً۔

یوہیں کعب احبار عالم کتب سابقہ وامام ابن شہاب زہری قرشی وامام مجاہد مخزومی مکی وامام عکرمہ بن عبد اللہ مدنی ہاشمی وامام عطا بن رباح قرشی مکّی اُستاد امام ابو حنیفہ وامام مسلم بن صبیح ابو الضحیٰ کوفی وغیرہم جمیع تلامذۂ عالم قرآن حبر الامہ عبد اللہ بن عباس کا بھی یہی مذہب ہے۔

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں، اخرج ابن خزیمۃ عن عروۃ بن الزبیر اثباتھا وبہ قال سائر اصحاب ابن عباس و جزم بہ کعب الاحبار والزھری الخ اقوال من بعد ھم من ائمۃ الدین۔ امام خلاّل کتاب السنہ میں اسحٰق بن مروزی سے راوی حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ رویت کو ثابت مانتے اور اُس کی دلیل فرماتے، قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، میں نے اپنے رب کو دیکھا اھ مختصرا۔

نقاش اپنی تفسیر میں اُس امام سند الانام رحمہ اللہ تعالیٰ سے راوی، انہ قال اقول بحدیث ابن عباس بعینہ رای ربہ رأہ رأہ حتی انقطع نفسہ۔ یعنی اُنہوں نے فرمایا، میں حدیث ابن عباس کا معتقد ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو اِسی آنکھ سے دیکھا دیکھا دیکھا دیکھا یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔

امام ابن الخطیب مصری مواہب شریف میں فرماتے ہیں، جزم بہ معمرو آخرون وھوقول الاشعری و غالب اتباعہ، یعنی امام معمر بن راشد بصری اور اُن کے سوا اور علمانے اس پر جزم کیا اور یہی مذہب ہے امام اہلِ سنت امام ابوالحسن اشعری اور اُن کے غالب پیرووں کا۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں، الاصح الرّاجح انہ رای ربہ بعین راسہ حین اسری بہ کما ذھب الیہ اکثر الصحابۃ مذھب۔ اصح وراجح یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ اسرا اپنے رب کو بچشمِ سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابۂ کرام کا یہی مذہب ہے۔

امام نووی شرحِ صحیح مسلم میں پھر علامہ محمد بن عبدالباقی شرحِ مواہب میں فرماتے ہیں، الرّاجح عند اکثر العلماء انہ رای ربہ بعین راسہ لیلۃ المعراج۔ جمہور علما کے نزدیک راجح یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج اپنے رب کو اِنہیں آنکھوں سے دیکھا۔ ائمہ متاخرین کے جُدا جُدا اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حد شمار سے خارج ہیں اور لفظ اکثر العلما کہ منہاج میں فرمایا کافی و مغنی واللہ تعالیٰ اعلم۔

Nafse Islam نفس اسلام WWW.NAFSEISLAM.COM

## مسئلہ

از کانپور محلہ بنگالی محل مرسلہ حامد علی خاں و کاظم حسین۔ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۲۰ھ۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شبِ معراجِ مبارک عرشِ عظیم تک تشریف لے جانا علمائے کرام وائمۂ اعلام نے تحریر فرمایا ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے، یہ محض جھوٹ ہے۔ اُس کا یہ کہنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

## الجواب

بے شک علمائے کرام ائمۂ دین عدول ثقات معتمدین اپنی تصانیف جلیلہ میں اس کی اور اس سے زائد کی تصریحاتِ جلیلہ فرماتے ہیں اور یہ سب احادیث ہیں اگرچہ احادیث مرسل یا ایک اصطلاح پر معضل ہیں اور حدیث مرسل و معضل باب فضائل میں بالاجماع مقبول ہے۔ خصوصًا جبکہ ناقلین ثقات عدول ہیں اور یہ امر ایسا نہیں جس میں رائے کو دخل ہو تو ضرور ثبوت سند پر محمول اور مثبت نافی پر مقدم اور عدم اطلاع اطلاع عدم نہیں تو جھوٹ کہنے والا محض جھوٹا مجازف فی الدین ہے۔ امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ قصیدۂ بردہ شریف میں فرماتے ہیں ؎

سریت من حرم لیلا الی حرم
کما سری البدر فی داج من الظلم
دبت ترقی الی ان نلت منزلۃ
من قاب قوسین لم تدرك ولم ترم
خفضت کل مقام بالاضافۃ اذ
نودیت بالرفع مثل المفرد العلم

فخرت کل فخار غیر مشترك

وجزت کل مقام غیر مزدحم

یعنی، یارسول اللہ! حضور رات کے ایک تھوڑے سے حصے میں حرم مکّۂ معظمہ سے بیت الاقصےٰ کی طرف تشریف فرما ہوئے جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند چلے اور حضور اُس شب میں ترقی فرماتے رہے یہاں تک کہ قاب قوسین کی منزل پہنچے جو نہ کسی نے پائی نہ کسی کو اُس کی ہمت ہوئی۔ حضور نے اپنی نسبت سے تمام مقامات کو پست فرمادیا۔ جب حضور رفع کے لیے مفرد علم کی طرح ندا فرمائے گئے حضور نے ہر ایسا فخر جمع کرلیا جو قابلِ شرکت نہ تھا اور حضور ہر اُس مقام سے گزر گئے جس میں اوروں کا ہجوم نہ تھا یا یہ کہ حضور نے سب فخر بلا شرکت جمع فرمالیے اور حضور تمام مقامات سے بے مزاحم گزر گئے یعنی عالم امکان میں جتنے مقام ہیں حضور سب سے تنہا گزر گئے کہ دوسرے کو یہ امر نصیب نہ ہوا۔

علامہ علی قاری اُس کی شرح میں فرماتے ہیں: ای انت دخلت الباب و قطعت الحجاب الی ان لم تزك غایة لساع الی السبق من کمال القرب المطلق الی جناب الحق ولا ترکت موضع رقی و صعود و قیام و قعود لطالب رفعة فی عالم الوجود بل تجاوزت ذلك الی مقام قاب قوسین او ادنی فاوحی الیك ربك ما اوحی۔ یعنی حضور نے یہاں تک حجاب طے فرمائے کہ حضرت عزت کی جناب میں قرب مطلق کامل کے سبب کسی ایسے کے لیے جو سبقت کی طرف دوڑے کوئی نہایت نہ چھوڑی اور تمام عالمِ وجود میں کسی طالبِ بلندی کے لیے کوئی جگہ عروج و ترقی یا اُٹھنے بیٹھنے کی باقی نہ رکھی بلکہ حضور عالم مکان سے تجاوز فرما کر مقامِ قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچے تو حضور کے رب نے حضور کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی۔

نیز امام ہمام ابو عبداللہ شرف الدین محمد قدس سرہٗ اُمّ القریٰ میں فرماتے ہیں:

و ترقی بہ الی قاب قوسین

و تلك السیادة القعساء

رتب تسقط الامانی حسری

دو نھا ماورا ھنّ وراء

حضور کو قاب قوسین تک ترقی ہوئی اور یہ سرداری لازوال ہے۔ یہ وہ مقامات ہیں کہ آرزوئیں اُن سے تھک کر گرجاتی ہیں، ان کے اُس طرف کوئی مقام ہی نہیں۔ امام ابن حجر مکّی قدس سرہ المکی اُس کی شرح افضل القریٰ میں فرماتے ہیں: قال بعض الائمة والمعاریج لیلة الاسراء عشرة سبعة فی السموات والتامن الی سدرة المنتهی والتاسع الی المستوی والعاشر الی العرش الخ۔

بعض ائمہ نے فرمایا شبِ اسرا دس معراجیں تھیں۔ سات ساتوں آسمانوں میں اور آٹھویں سدرۃ المنتہےٰ، نویں مستویٰ، دسویں عرش تک۔ سیدی علامہ عارف باللہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقۂ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں اسے نقل فرماکر مقرر رکھا۔ حیث قال قال شهاب المکی فی شرح همزیة الابوصیری عن بعض الائمة ان المعاربج عشرة الی قوله والعاشر الی العرش والرویة۔ معراجیں دس ہیں، دسویں عرش ودیدار تک۔

نیز شرح ہمزیہ امام مکی میں ہے: لما اعطی سلیمن علیه الصلاة والسلام الریح التی غدوها شهرو رواحها شهر اعطی نبیا صلی الله علیه وسلم البراق فحمله من الفرش الی العرش فی لحظة واحدة و اقل مسافة فی ذلك سبعة الاف سنته و ما فوق العرش الی المستوی والرفرف لا یعلمه الا الله تعالی۔ جب سلیمٰن علیہ الصلاۃ والسلام کو ہوا دی گئی کہ صبح شام ایک ایک مہینے کی راہ پر لے جاتی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو براق عطا ہوا کہ حضور کو فرش سے عرش تک ایک لمحہ میں لے گیا اور اس میں ادنیٰ مسافت (یعنی آسمان ہفتم سے زمین تک) سات ہزار برس کی راہ ہے اور وہ جو فوق العرش سے مستویٰ ورفرف تک رہی، اُسے تو خدا ہی جانے۔

اُسی میں ہے: لما اعطی موسیٰ علیه الصلاة والسلام الکلام اعطی نبینا مثله لیلة الاسراء وزیادة الدنو والرویة بعین البصر دشتان مابین جبل الطور الذی نوجی به موسیٰ علیه الصلاة والسلام و مافوق العرش الذی نوجی به نبیا صلی الله علیه وسلم۔ جب کہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دولتِ کلام عطا ہوئی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ویسی ہی شبِ اسرا ملی اور زیادت قرب اور چشمِ سر سے دیدارِ الٰہی۔ اُس کے علاوہ اور بھلا کہاں کوہِ طور جس پر موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مناجات ہوئی اور کہاں مافوق العرش جہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام ہوا۔

اُسی میں ہے: رقیہ ببدنہ یقظۃ لیلہ الاسراء الی السماء ثم الی سدرۃ المنتھی ثم الی المستوی ثم الی العرش والرفرف والرؤیۃ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسمِ پاک کے ساتھ بیداری میں شبِ اسرا آسمانوں تک ترقی فرمائی پھر سدرۃ المنتہےٰ پھر مقامِ مستویٰ پھر عرش ورفرف و دیدار تک۔

علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاتِ افضل القریٰ میں فرماتے ہیں: الاسراء بہ علی یقظۃ بالجسد والروح من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی ثم عرج بہ الی السموت العلی ثم الی سدرۃ المنتھی ثم الی المستوی ثم الی العرش والرفرف۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج بیداری میں بدن وروح کے ساتھ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصےٰ تک ہوئی پھر آسمانوں پھر سدرہ پھر مستوی پھر عرش ورفرف تک۔

فتوحاتِ احمدیہ شرح الھمزیہ للشیخ سلیمٰن الجمل میں ہے: رقیہ لیلۃ الاسراء من بیت المقدس الی السموت السبع الی حیث شاء اللہ تعالیٰ لکنہ لم یجاوز العرش علی الراجح۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی شبِ اسرا بیت المقدس سے ساتوں آسمان اور وہاں سے اُس مقام تک ہی جہاں تک اللہ عزوجل نے چاہا مگر راجح یہ ہے کہ عرش سے آگے تجاوز نہ فرمایا۔

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

اُسی میں ہے: المعاریج لیلۃ الاسراء عشرۃ سبعۃ فی السموات والثامن الی سدرۃ المنتھی والتاسع الی المستوی والعاشر الی العرش لکن لم یجاوز العرش کما ھوا لتحقیق عند اھل المعاریج۔ معراجیں شبِ اسرا دس ہوئیں، سات آسمانوں میں اور آٹھویں سدرہ، نویں مستوی، دسویں عرش تک۔ مگر راویانِ معراج کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمایا۔

اُسی میں ہے: بعد ان جاوز السماء السابعۃ رفعت لہ سدرۃ المنتھی ثم جاوزھا الی مستوی ثم زجّ بہ فی النور فخرق سبعین الف حجاب من نور مسیرۃ کل حجاب خمسمائۃ عام ثم دُلّی لہ رفرف اخضر فارتقی بہ حتی وصل الی العرش ولم یجاوزہ فکان من ربہ قاب قوسین او ادنی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آسمان ہفتم سے گزرے سدرہ حضور کے سامنے بلند کی گئی اُس سے گزر کر مقامِ مستوی پر پہنچے پھر حضور عالم نور میں ڈالے گئے، وہاں ستر ہزار پردے نور

کے طے فرمائے، ہر پردے کی مسافت پانسو(500) برس کی راہ۔ پھر ایک سبز بچھونا حضور کے لیے لٹکایا گیا، حضور اس پر ترقی فرماکر عرش تک پہنچے اور عرش سے اُدھر گزر نہ فرمایا۔ وہاں اپنے رب سے قاب قوسین اوادنی پایا۔

**اقول** شیخ سلیمان نے عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمانے کو ترجیح دی اور امام ابن حجر مکّی وغیرہ کی عبارات ماضیہ و آتیہ وغیرہا میں فوق العرش ولا مکان کی تصریح ہی لا مکان یقیناً فوق العرش ہے اور حقیقتاً دونوں قولوں میں کچھ اختلاف نہیں۔ عرش تک منتہائے مکان ہے، اُس سے آگے لا مکان ہے اور جسم نہ ہو گا مگر مکان میں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جسم مبارک سے منتہائے عرش تک تشریف لے گئے اور روح اقدس نے وراء الورا تک ترقی فرمائی جسے اُن کا رب جانے جو لے گیا پھر وہ جانیں جو تشریف لے گئے۔

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

اسی طرف کلامِ امام شیخ اکبر میں اشارہ عنقریب آتا ہے کہ ان پاؤں سے سیر کا منتہٰے عرش ہے۔ تو سیر قدم عرش پر ختم ہوئی نہ اس لیے کہ سیر اقدس میں معاذ اللہ کوئی کمی رہی بلکہ اس لیے کہ تمام اماکن کا احاطہ فرمالیا اوپر کوئی مکان ہی نہیں جسے کہیے کہ قدم پاک وہاں نہ پہنچا اور سیر قلب انور کی انتہا قاب قوسین۔

اگر وسوسہ گزرے کہ عرش سے ورا کیا ہو گا کہ حضور نے اُس سے تجاوز فرمایا تو امام اجل سیدی علی وفا کا ارشاد سنیے جسے امام عبد الوہاب شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں نقل فرمایا کہ فرماتے ہیں: لیس الرجل من یقیدہ العرش وما حواہ عن الافلاک والجنۃ والنار وان للرجل من نفذ بصرہ الی خارج لھذا الوجود کلہ وھناک یعرف قدر عظمتہ موجدہ سبحنہ و تعالٰی۔ مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اُس کے احاطہ میں ہے، افلاک و جنت و نار یہی چیزیں محدود و مقید کرلیں۔ مرد وہ ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے۔ وہاں اُسے موجد عالم عزوجل کی عظمت کی قدر کھُلے گی۔

امام علامہ احمد قسطلانی مواہب لدنیہ و منح محمدیہ اور علامہ محمد زرقانی اُس کی شرح میں فرماتے ہیں: (و منھا انہ رای اللہ تعالٰی بعینیہ) یقظۃ علی الراجح (وکلمہ اللہ تعالٰی فی الرفیع الاعلٰی) علی سائر الامکنۃ وقد روی ابن عساکر عن انس مرفوعا لما اسری لی قربنی ربی حتی کان بینی و بینہ قاب قوسین او ادنی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ

حضور نے اللہ عزوجل کو اپنی آنکھوں سے بیداری میں دیکھا، یہی مذہب راجح ہے اور اللہ عزوجل نے حضور سے اُس بلند و بالاتر مقام میں کلام فرمایا جو تمام امکنہ سے اعلیٰ تھا۔

اور بے شک ابن عساکر نے انس سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شبِ اسرا مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اُس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا۔ اُس میں ہے: قد اختلف العلماء فی الاسراء بل ھو اسراء واحدا واسراء ان مرۃ بروحہ وبدنہ یقظۃ بروحہ و جسدہ من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی ثم مناما من المسجد الاقصے الی العرش فالحق انہ اسراء واحد بروحہ وجسدہ یقظۃ فی القصتہ کلھا والی ھذا ذھب الجمھور من علماء المحدثین والفقھاء والمتکلمین۔ علما کو اختلاف ہوا کہ معراج ایک ہے یا دو، ایک بار روح و بدنِ اقدس کے ساتھ بیداری میں اور ایک بار خواب میں یا بیداری میں روح و بدنِ مبارک کے ساتھ مسجد الحرام سے مسجدِ اقصےٰ تک پھر خواب میں وہاں سے عرش تک اور حق یہ ہے کہ وہ ایک ہی اسرا ہے اور سارے قصے میں یعنی مسجد الحرام سے عرشِ اعلیٰ تک بیداری میں روح و بدن اطہر ہی کے ساتھ ہے۔ جمہور علما، محدثین و فقہا و متکلمین سب کا یہی مذہب اُسی میں ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

المعاریج عشرۃ (الی قولہ) العاشر الی العرش۔ معراجیں دس ہوئیں، دسویں عرش تک۔ اُسی میں ہے: قد ورد فی الصحیح عن انس قال عرج بی جبریل الی سدرۃ المنتھی و دنا الجبار رب العزۃ فتدلی فکان قاب قوسین او ادنٰی منہ لیہ علی مافی حدیث شریک کان فوق العرش۔ صحیح بخاری شریف میں انس سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میرے ساتھ جبریل نے سدرۃ المنتہٰی تک عروج کیا اور جبار رب العزۃ جل جلالہ نے دنو و تدلی فرمائی تو فاصلہ دو کمانوں بلکہ اُن سے کم کا رہا۔ یہ تدلّیٰ بالائے عرش تھی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں: ورد فی المعراج انہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لما بلغ سدرۃ المنتھی جاءہ بالرفرف جبریل علیہ الصّلاۃ والسلام فتناولہ فطار بہ الی العرش۔ حدیث معراج میں میں وارد ہوا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہٰی پہنچے، جبریلِ امین علیہ الصلاۃ والتسلیم رفرف حاضر لائے۔ وہ حضور کو لے کر عرش تک اُڑ گیا۔

اُسی میں ہے: علیه یدل صحیح الاحادیث الآحاد الدالة علی دخوله الجنة ووصوله الی العرش او طرف العالم کما سیأتی کل ذلك بجسدہ یقظة۔ صحیح احادیثیں دلالت کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شبِ اسرےٰ جنت میں تشریف لے گئے اور عرش تک پہنچے یا عالم کے اُس کنارے تک آگے لامکان ہے اور یہ سب بیداری میں مع جسم مبارک تھا۔

حضرت سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی فتوحاتِ مکیہ شریف، باب 316 میں فرماتے ہیں: اعلم ان رسول صلی اللہ علیه وسلم لما کان خلقه القرآن و تخلق بالاسماء وکان اللہ سبحنه و تعالی ذکر فی کتابه العزیز انه تعالی استوی علی العرش علی طریق التمدح والثناء علی نفسه اذکان العرش اعظم الاجسام فجعل لنبیه علیه الصلا والسلام من هذا الاستواء نسبته علی طریق التمدح والثناء به علیه حیث کان اعلی مقام ینتهی الیه من اسری به من الرسل علیهم الصلاۃ والسلام وذلك یدل علی انه اسری به صلی اللہ علیه وسلم بجسمه ولو کان الاسراء به رؤیا لما کان الاسراء ولا الوصول الی هذا المقام تمدحا ولا وقع من الاعراب انکار علی ذلك۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا اور حضور اسمائے الٰہیہ کی خو وخصلت رکھتے تھے اور اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اپنی صفاتِ مدح سے عرش پر استوا بیان فرمایا تو اُس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس صفتِ استوا علی العرش کے پر تو سے مدح و منقبت بخشی کہ عرش وہ اعلیٰ مقام ہے جس تک رسولوں کا اسراء منتہیٰ ہوا اور اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسرا مع جسم مبارک تھا کہ اگر خواب ہوتا تو اسرا اور اس مقامِ استوا علی العرش تک پہنچنا مدح نہ ہوتا نہ گنوار اس پر انکار کرتے۔

امام علامہ عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب الیواقیت والجواہر میں حضرت موصوف سے ناقل، انما قال علی سبیل التمدح حتی ظهرت لمستوی اشارۃ لما قلنا من ان منتهی السیر بالقدم المحسوس العرش۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بطور مدح ارشاد فرمانا کہ یہاں تک کہ میں مستوی پر بلند ہوا، اُسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ قدم جسم سے سیر کا منتہےٰ عرش ہے۔

مدارج النبوۃ شریف میں ہے: فرمود صلی اللہ علیہ وسلم پس گسترانیدہ شد برائے من رفرف سبز کہ غالب بود نور او برُ نور آفتاب پس درخشیدہ بآں نور بصر من ونہادہ شدم من براں رفرف و برداشتہ شدم تا برسیدم بعرش۔ اُسی میں ہے: آوردہ اند کہ چوں رسید آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعرش دست زد عرش بداماں اجلال دے۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف میں ہے: جز حضرت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم بالا تر ازاں ہیچ کس نہ رفتہ و آنحضرت بجائے رفت کہ آنجا جا نیست۔

برداشت از طبیعت امکاں قدم کہ آں
اَسرٰے بعبدہ است من المسجد الحرام
تا عرصۂ وجوب کہ اقصائے عالم ست
کانجا نہ جا ست نے جہت و نے نشاں نہ نام

نیز اُسی کے باب رؤیۃ اللہ تعالیٰ فصل سوم زیر حدیث قد رای ربہ مرتین ارشاد فرمایا: بتحقیق دید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار خود را جل وعلا دوبار یکے چوں نزدیک سدرۃ المنتہےٰ بود دوم چوں بالائے عرش بر آمد۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مکتوباتِ حضرت شیخ مجدد الف ثانی، جلد اول، مکتوب 283 میں ہے: آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام دراں شب از دائرہ مکان و زمان بیرون جست و از تنگی امکان بر آمدہ ازل و ابد را آں واحد یافت و بدایت و نہایت را در یک نقطہ متحد دید۔ نیز مکتوب 272 میں ہے: محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ محبوبِ رب العلمین ست و بہترین موجوداتِ اولین و آخرین بدولت معراج بدنی مشرف شد و از عرش و کرسی در گزشت و از مکان و زمان بالا رفت۔

امام ابن الصلاح کتاب معرفۃ انواع علم الحدیث میں فرماتے ہیں: قول المصنفین من الفقهاء وغيرهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا وكذا و نحو ذلك كله من قبيل المعضل و سماه الخطيب ابو بكر الحافظ مرسلا وذلك على مذهب من يسمي كل مالايتصل مرسلا۔ تلویح وغیرہ میں ہے: ان لم يذكر الواسطة اصلا فمرسل۔ مسلم الثبوت میں ہے: المرسل قول العدل قال عليه الصلاة والسلام۔

*فواتح الرحموت میں ہے:* الکل داخل فی المرسل عند اھل الاصول۔ *انہیں میں ہے:* المرسل انکان من الصحابی یقبل مطلقا اتفاقا دان من غیرہ فالاکثرو منھم الامام ابوحنیفہ والامام مالك والامام احمد قالویقبل مطلقا اذا کان الراوی ثقہ *الخ*۔

*مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے:* لایضر ذلك فی الاستدلال بہ ھٰھنا لان المنقطع یعمل بہ فی الفضائل اجماعا۔ *شفائے امام قاضی عیاض میں ہے:* اخبرصلی اللہ علیہ وسلم لقتل علی وانہ قسیم النار۔ *نسیم الریاض میں فرمایا:* ظاھرھذا ان ھذا مما اخبربہ النبی الا انھم قالوا لم یروہ احد من المحدثین الا ان ابن الاثیرقال فی النھایۃ ان علیا قال انا قسیم النار قلت ابن الاثیرثقہ وما ذکرہ علی لا یقال من قبل الرائ فھوفی حکم المرفوع *اھ ملخصًا*۔ *امام ابن الہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں:* عدم النقل لاینفی الوجود۔

*واللہ تعالیٰ اعلم*

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM